نظرات

۲۴ر دسمبر ۱۹۹۹ء کو کٹھمنڈو نیپال کے تریبھون ہوائی اڈے پر انڈین ایئر لائنز کے طیارے کو اغوا کرلیا گیا اور اس میں سوار ۱۶۰ر مسافروں کو یرغمال بناکر ۸ر روز تک انتہائی کسمپرسی کی حالت میں رکھا گیا۔ یہ انسانیت پر شرمناک داغ ہے۔ افسوسناک ہے کہ جن شیطانوں نے یہ جہاز اغوا کیا وہ اپنے کو مذہب کا پیروکار بھی کہتے ہیں جب کہ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے شیطان صفت لوگوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا ہے جن کی ذات سے کسی انسان کو تکلیف پہنچے وہ نہ صرف حیوان بلکہ درندگی کی انتہا تک پہنچے ہوئے خوفناک درندے ہیں جنہیں کسی بھی طرح انسان کہنا انسانیت ہی کی توہین ہے اور انہیں کسی بھی مذہب کا پیروکار بھی نہیں کہا جاسکتا ہے۔ نہ وہ مسلمان ہیں نہ ہندو ہیں نہ سکھ ہیں اور نہ ہی عیسائی یا کوئی اور مذہبی۔ ان کا کسی بھی مذہب سے تعلق وواسطہ بھی نہیں کہا جاسکتا ہے۔ وہ صرف شیطان کے پیرو ہیں۔ اور شیطان کا پیروکار نہ تو انسان ہی کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے کسی مذہب کا پیروکار ہی تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

موجودہ سیاسی داؤں پیچ کے بیچ میں انسانیت ایسی پھنس کر یا دب کر رہ گئی ہے کہ شیطان ہی اپنے کو انسانیت کے زمرہ میں گردانے لگے ہیں۔ انڈین ایئر لائنز کے طیارے کو جس انداز میں اغوا کر کے اس کے مسافروں کو یرغمال بنایا گیا اور اس میں ایک بے گناہ نوجوان مسافر کو اس کی نئی نویلی دلہن کی موجودگی میں قتل کیا گیا وہ شیطانیت کی تمام ہی حدود کو پار کر گیا ہے۔ اپنی چند مانگوں کو منوانے کے لیے ۸ر دن تک بے قصور مسافروں کو اذیت ناک انداز میں قید میں رکھا گیا ہے۔ اس پر ہر انسان دکھی ہے، غم زدہ ہے۔ اور جس نے بھی یہ شرمناک کام کیا ہے وہ ہر لحاظ سے جہنمی ہے، کسی بھی مذہب میں اس کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

اس انڈین ایئر لائنز کے طیارے کو اغوا کر کے جس طرح گھما پھرا کر افغانستان کے شہر قندھار کے ہوائی اڈہ پر اتار ا گیا اور وہاں سخت سردی کے درمیان میں اس میں مسافر ۸ر روز تک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہے بلکہ موت سے بھی بدتر حالت میں انہوں نے جس طرح یہ ایام کاٹے ہوں گے یہ تو وہ ہی جان سکتے ہیں جن پر یہ ایام بیتے ہیں ہم تو ان کا تصور ہی کر کے مر رہے ہیں۔ بھوک پیاس، نیز تھکان پیشاب پاخانہ وغیرہ کے بارے سوچ سوچ کر دل بیٹھا جارہا ہے اور پھر ایک ہی جگہ رہنے پر مجبور ان

مسافروں کے ہاتھ پاؤں ہی اکڑ گئے ہوں گے۔ دنیا میں اگر کوئی سخت سے سخت قانون اگر ہے تو وہ ان اغواکاروں پر لاگو ہو جانا چاہئے۔ جو بھی سخت سے سخت سزا ہو وہ انہیں دیکر انسانیت کی لاج رکھنی چاہئے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر گرا ہوا یہ شرمناک کام کس ملک نے کیا ہے اور اس نے اس سے کیا حاصل کیا ہے؟ یہ تو سب ہی کے سامنے ظاہر ہو چکا ہے کہ یہ کام کس مقصد سے کیا گیا۔ تین خونخوار مجرموں کو رہا کرانے کے لئے یہ طیارہ اغوا کیا گیا اور یہ خونخوار مجرم کس ملک کے ہیں اور رہا ہو کر کس ملک میں گئے یہ بات بھی صاف ظاہر ہو چکی ہے۔ پڑوسی ملک پاکستان میں ان مجرموں نے اپنی واپسی کی اور وہاں جس طرح ان مجرموں کا گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا ہے کیا اسے کسی بھی طرح ہم انسانیت اور شرافت کے دائرے میں کیا گیا اقدام کہہ سکتے ہیں؟ قطعاً نہیں کارگل میں جس طرح پاکستان نے اپنے فوجیوں کو گھس پیٹھیوں کی صورت میں داخل کر کے خوامخواہ ہندوستان کی سرحد میں گھسنے کی خلاف ورزی کی اور جسے ہندوستان کی بہادر فوج اور ہندوستان کی ہوشمند حکومت کی دانشمندانہ کارروائی نے ناکام کر دیا اس سے پاکستان کو عالمی پیمانے پر زبردست ہزیمت اٹھانی پڑی تھی۔ اسی خفت کا بدلہ لینے کے لئے شاید اسی نے یہ شیطانی اقدام کیا ہے تمام واقعات، حالات کے مد نظر اب اس میں کسی قسم کی ذرا بھی شک کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے کہ اس طیارے کے اغوا میں پاکستان کی نام نہاد مذہبی حکومت کا ہاتھ ہے کیونکہ جس طرح اس طیارے کو پاکستانی حمایتی افغانستان کی طالبان حکومت کے زیر سایہ آٹھ روز تک رکھا گیا۔ طالبان حکومت میں پختون قبیلے کے لوگوں کو فوقیت حاصل ہے پختون قبیلے کے بارے میں افغانستان کے لوگوں کی رائے ہے کہ وہ پاکستان کا پروردہ ہے طالبان حکومت کو افغانستان میں پاکستان ہی کی مدد اور تعاون سے قابض کیا گیا ہے اس لئے یہ کہنا کہ طیارہ کے اغوا میں پاکستان کا کوئی ہاتھ نہیں ہے ایک دم سے غلط ہے۔ پاکستان ہی اس طیارہ کے اغوا میں پورا پارٹ ادا کر تا رہا ہے۔ یہ بات دنیا کا ہر ملک کہنے پر مجبور ہے اور پھر جو مجرم اس طیارے اور اس میں سوار بے قصور مسافروں کی رہائی کے عوض میں چھوڑے گئے ہیں وہ پاکستان ہی کے شہری ہیں۔ ایک دہشت پسند مولانا اظہر مسعود نے پاکستان جاکر جس طرح ہندوستان کے خلاف زہر اگلا ہے اور اپنی کارروائی سے ہندوستان کے لئے مصیبتیں کھڑی کرنے کا اس نے جس طرح اعلان کیا ہے اور اس کے اعلان پر پاکستان کی حکومت نے کوئی بازپرس نہیں کی ہے اس سے یہ یقین ہو گیا ہے کہ پاکستان کی فوجی حکومت نے یہ طیارہ اغوا کرلیا۔ دراصل پاکستان کی بنیاد ہی سامراجی عزائم کے بروئے

کار لانے کے لئے رکھی گئی تھی۔ پاکستان کے قیام سے سامراجی طاقتیں جس طرح کھیل کھیل رہی ہیں اور اس میں انہیں جس طرح کامیابی حاصل ہو رہی ہے اس سے ہمارے اس خیال کی تائید ہی ہوتی ہے کہ عوام کو مذہب کی آڑ میں بیوقوف بنایا گیا ہے پاکستان میں سارے ہی کام مذہب مغائر حرکات پر مشتمل ہیں۔ اسلام کی تعلیمات کی وہاں جس طرح خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں اس سے کس کو انکار ہوگا۔ بے گناہوں کا خون، تشدد اور تشدد پر مبنی تمام کارروائیاں پاکستان کی سرزمین پر ہوتی دیکھ کر اسلام کے شیدائیوں کو جس قدر تکلیف صدمہ اور دکھ ہے اسے لفظوں میں کس طرح بیان کیا جائے۔ اور سب سے زیادہ تکلیف دہ امر تو یہ ہے کہ پاکستان کی حکومت نے اپنے آپ کو اسلامی حکومت قرار دے رکھا ہے۔ جبکہ اس کا کوئی بھی عمل اسلام سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر ہر وہ کام ہو رہا ہے جو اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اسلامی تعلیمات کے خلاف عمل کو جب پاکستان کی حکومت اسلام کے نام سے مشہور کرتی ہے یہ بات اور بھی قابل افسوس اور تکلیف کا باعث ہے کہ ابھی حال ہی میں پاکستان میں ایک سو معصوم بچوں کے قاتل جاوید اقبال کو گرفتار کیا گیا ہے اس مردود نے تقریباً ایک سو بچوں کو مختلف اوقات میں کھیلتے ہوئے پکڑا اور انہیں اپنے کسی مقام پر لیجا کر ان کے ساتھ بدفعلی کر کے انہیں قتل کر دیا اور ان کی لاش کو تیزاب کے ڈرام میں ڈال کر گلا سڑا کر زائل وضائع کر دیا۔ ذرا بتایئے تو سہی اس سے زیادہ اور کیا حیوانیت ہوگی کہ معصوم بچے گھر سے کھیلنے کے لئے نکلیں اور انہیں ایک درندہ کسی بہانے سے بہلا پھسلا کر کہیں لے جائے ان کے ساتھ برا کام کرے اور پھر انہیں مار کر ان کو تیزاب ڈال کر گلادے۔ ان کے ماں باپ بچوں کو ڈھونڈتے ہوئے رو رو کر پاگل ہو جائیں۔ وہ اپنے بچوں کی آمد کا انتظار ہی کر رہے ہوتے ہیں کہ انہیں ان کی موت کی خبر ملے تو ان پر کس قدر غم کا پہاڑ ٹوٹ گیا ہوگا اس کا خیال وتصور ہی انسانیت کے لئے لرزہ خیزی سے کم نہیں ہے جس معاشرہ میں درندگی اس قدر سرایت کر چکی ہے اس معاشرہ سے اب کسی طرح کی انسانیت کی توقع رکھنا ہی فضول سی بات ہے۔ ہندوستانی طیارہ کو اغوا کر کے اس کے بے قصور مسافروں کو ۸ روز تک جس طرح یرغمال بنائے رکھا گیا اور اس کے ایک نوجوان کو اس کی بیاہتا کے سامنے ہلاک کر دیا گیا۔ اسی طرح ایک سو بچوں کو جس طرح قتل کیا گیا، اس طرح کی درندگی کی خبریں جس معاشرے میں روزانہ سننے کو ملیں گی تو اسے کس طرح ہم کسی بھی زاویۂ نگاہ سے انسانیت کا ادنیٰ سے ادنیٰ نام بھی دینا گوارہ نہیں کریں گے۔ خدا ہی پاکستان کے حکمرانوں کو عقل سلیم عطا کرے گا۔ ہم انسانوں کے بس کی بات ہے ہی نہیں۔